Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۵ صفر ۱۳۹۸ھ ⁂ ۲۵ صلح ۱۳۵۷ہش ⁂ ۲۵ جنوری ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی اولاد کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دُعا کرو

وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو

"خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔"

"پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اول خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کرلو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔ قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ان کا والد صالح تھا۔ یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔"

"بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہیئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو اُن کو خیال آتا ہے مگر یہ خیال اُن کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو۔ مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پرواہ کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پرواہ نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور ان کی بد اطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔"

"اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادمِ دین ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۹، صفحہ ۱۱۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ٹانگ کے زخم کی تکلیف میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ افاقہ ہے ضعف کی تکلیف ابھی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج امریکہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ مورخہ ۲۸/۱۲/۷۷ سے برونکائٹس (کھانسی) کے شدید حملہ سے بیمار رہیں۔ بیماری کی وجہ سے کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(قائمقام وکیل التبشیر)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا چوتھا مرحلہ ۲۸ فروری کو ختم ہو رہا ہے

دُنیا کی مختلف جماعت ہائے احمدیہ کی یاددہانی کے لئے گزارش ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی وصولی مرحلہ وار ہو رہی ہے۔ چوتھا مرحلہ ۲۸ فروری ۱۹۷۸ء کو ختم ہو رہا ہے جائزہ لیں کہ سال ختم ہونے سے پہلے ہر وعدہ کنندہ سے ان کے وعدہ کا کم از کم ۴/۱۵ تک وصول ہو جائے۔

نئے وعدہ کرنے والوں سے ۱/۱۲ وصولی ہو جانی چاہیئے۔ غلبۂ اسلام کے جلد حصول کے لئے اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں ۲۹-۳۰-۳۱ صلح (جنوری) بروز اتوار، سوموار، منگل جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں منعقد ہو رہی ہیں انشاء اللہ۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس موقع پر تشریف لاکر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ فجزاکم اللہ

(مدیر الالعاب بالجامعۃ الاحمدیہ بربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ⁂ پرنٹر: سید عبد الحی ⁂ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ⁂ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
۲۵ / صلح ۱۳۵۷ھش
۲۵ / جنوری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی ذمہ داری

ہم قبل ازیں ان کالموں میں قرآن مجید کی رُو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دنیوی زندگی کی دو متضاد انتہاؤں یعنی دنیا میں حد سے زیادہ استغراق اور دنیوی ذمہ داریوں سے فرار ہر دو سے منع کیا ہے اور ضروری قرار دیا ہے کہ وہ دنیوی ذمہ داریاں نبھائیں اور ضرور نبھائیں لیکن دنیا کو اپنا مقصود بالذّات نہ بنائیں اور اس کی زینتوں سے اپنا دل نہ لگائیں بلکہ دنیا میں رہتے اور تمام دنیوی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرتے ہوئے اپنی ساری توجہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی طرف رکھیں اور صرف اور صرف اس کی رضا کا حصول ہی اُن کی زندگی کا منتہائے مقصود ہو۔ یہی وہ صراطِ مستقیم ہے جس پر گامزن رہنا ہر مومن کا فرضِ اوّلین قرار دیا گیا ہے۔

اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف پیرایوں میں بار بار ذہن نشین کرایا ہے۔ مثال کے طور پر والدین، بھائی بہن، بیویاں، اولاد وغیرہ اسی طرح مال و دولت اور دُنیوی آسائشیں ہر کسی کو عزیز ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام رشتہ داروں اور خود انسان کے اپنے نفس کے حقوق مقرر کر رکھے ہیں اور اُن کی ادائیگی کو ضروری قرار دیا ہے لیکن خدا تعالیٰ اور اس کے دین کے مقابلہ میں اُس نے انہیں چنداں اہمیت نہیں دی بلکہ ضرورت کے تحت انہیں دین پر قربان کرنے کی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ دین کو دنیا پر بہرحال جو تقدم حاصل ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (التوبہ آیت ۲۴)

ترجمہ :- تُو (مومنوں سے) کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دوسرے) رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارتیں جن کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکان جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو اللہ اور اُس کے رسول اور اس کے راستہ میں مجاہدہ کرنے کی نسبت زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے۔ اور اللہ اطاعت سے نکلنے والی قوم کو کبھی (کامیابی کا) راستہ نہیں دکھاتا۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور اس کے رشتوں اور سامانوں سے تعلق رکھنے اور ان سے فائدہ اُٹھانے سے منع نہیں کیا بلکہ اس کی اجازت دی ہے لیکن یہ ضروری قرار دیا ہے کہ ان چیزوں کی محبت اللہ اور رسولؐ کی محبت کے تابع ہونی چاہیئے۔ تقدم بہرحال دین اور اس کے عملی تقاضوں کو حاصل رہنا ضروری ہے۔ اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ ایک نئے انداز میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ (آل عمران آیت ۱۵)

ترجمہ :- لوگوں کو (عام طور پر) پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے۔ (لیکن یہ امر یاد رہے کہ) یہ دنیوی زندگی کا سامان ہے اور اللہ (تو) وہ (ذات) ہے جس کے پاس نہایت عمدہ ٹھکانہ ہے۔

دنیوی زندگی کے دل پسند سامانوں اور آسائشوں کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان سے بدرجہا بہتر چیزوں کا ذکر کیا ہے اور اس طرح واضح کیا ہے کہ جو چیز ان دنیوی سامانوں سے بدرجہا بہتر ہے مومنوں کو اسے اپنا مطمح نظر بنانا چاہیئے نہ کہ ان عارضی اور فانی و آنی سامانوں کو۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِالْعِبَادِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝ (آل عمران آیات ۱۶ تا ۱۸)

ترجمہ :- تُو کہہ کہ کیا میں تمہیں اِس (دنیوی عیش و آرام) سے بھی بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں ان کے لئے ان کے ربّ کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں بسیں گے اور (نیز ان کے لئے) پاک بیویاں اور اللہ کی رضا (مقدر) ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبردار اور (خدا کے لئے اپنے اموال) خرچ کرنے والے اور راتوں کے آخری حصوں میں استغفار کرنے والے ہیں۔

ان آیات سے بھی ظاہر ہے کہ دنیا اور اس کی زینتوں سے دل لگانا اور انہیں اپنا منتہائے مقصود بنا کر اُنہی کا ہو رہنا سراسر خسارہ کا سودا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں سے صرف ایک حد تک فائدہ اُٹھانے کی اجازت دی ہے۔ ان سے دل لگانے اور انہی کا ہو رہنے سے سختی سے منع کیا ہے بلکہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُخروی فلاح کو اپنا مطمح نظر بنائیں۔ یہ جبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر بہرحال مقدم رکھیں۔

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے من جانب اللہ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے کہ حب دنیا کی محبّت دلوں پر غالب آچکی تھی اور لوگوں نے دین اور اس کے مصالح کو یکسر بھلا دیا تھا اور وہ ہمہ تن دنیا ہی کے ہو کر رہ گئے تھے اس لئے آپ نے اپنی قوّتِ قدسیہ کی مدد سے سب سے اہم اور بنیادی اصلاح یہی کی کہ آپ نے اپنے متبعین میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ زندہ کر دکھایا اور ہر بیعت کنندہ سے یہ پختہ عہد لیا کہ وہ ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا اور اس راہ میں اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرے گا۔ احمدی ہونے کی حیثیت میں یہی ہمارا اصل طرۂ امتیاز ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں اور اس راہ میں بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہ کرنے والے ہیں۔ اپنے اس امتیاز کو نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھنا اور اسے آجاگر کرتے چلے جانا ہماری ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی ذمہ داری ہے ❊

افسانے محبت کے رقم ہو کے رہیں گے

گو لاکھ زمانے کے ستم ہو کے رہیں گے
یارانِ وفا پھر بھی نہ کم ہو کے رہیں گے

ٹکڑے مرے دل کے بہم ہو کے رہیں گے
آخر کو وہ مائل بہ کرم ہو کے رہیں گے

اک روز یہی درد بنے گا میرا درماں
بڑھتے ہوئے غم آپ ہی کم ہو کے رہیں گے

توڑے ہیں بہت گردشِ ایّام نے ناطے
محشر کبھی ہوگا تو بہم ہو کے رہیں گے

افسردہ نہ ہو دیکھ کے سوکھے ہوئے پودے
پھر موسمِ گل آئے گا نم ہو کے رہیں گے

گو شرط ہو ہر ایک لکھے اپنے لہو سے
افسانے محبت کے رقم ہو کے رہیں گے

اپنی ہے نصیرؔ ایک وہی وضع پرانی
اک ذرّہ بھی ہم بیش نہ کم ہو کے رہیں گے

(نصیر احمد خان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعہ صلیب اور جدید تحقیقات

تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب آف لاہور برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۲)

کفن اور حضرت مسیحؑ کا حلیہ

اب مجھے یہ بتانا ہے کہ کفن میں حضرت مسیحؑ کا حلیہ وہی ہے جو کہ قرآن و حدیث میں آیا ہے۔ قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ علیہ السلام کو نبوت پختہ عمر میں ملی۔ کفن کی تصویر چالیس سے اوپر کے آدمی کا ہے کسی نوجوان کی نہیں۔ اسی طرح رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کشفی نظارہ میں دیکھا کہ حضرت مسیحؑ، سُرخ رنگ، میانہ قد، عریض الصدر اور گھنگھریالے بالوں والے ہیں۔

ویٹی کان کے ٹیکنیکل ایکسپرٹ نے اٹھارہ سال کی تحقیق کے بعد اعلان کیا کہ کفن میں ۵ فٹ ۸ انچ قد کے آدمی کی تصویر ہے۔ گویا حضرت مسیحؑ میانہ قد تھے۔ اس سے پہلے سب علماء یہ کہتے تھے کہ قد ۵ فٹ ½۱۱ انچ ہے لیکن آخری تحقیق کے مطابق قد ۵ فٹ ۸ انچ سے کسی صورت میں بھی زیادہ نہیں۔

("JESUS died in KASHMIR" by A.F. Kaiser P-29.)

بالوں کے متعلق کرٹ برنا کی کتاب میں "long and curly" کے الفاظ ہیں (CHRIST DID NOT PERISH ON THE CROSS." P-7.)

تصویر ایک کشادہ چھاتی والے انسان کی ہے۔

الغرض قرآن و حدیث کی بیشتر باتیں جو کہ کسی تصویر سے مترشح ہو سکتی ہیں آج دنیا کے سامنے ہیں۔ قرآن میں ہے۔ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ تصویر پر ۲۸ نشانات ہیں جو کہ صلیبی مصائب کی کہانی بیان کر رہے ہیں۔ آٹھ زخموں سے خون بہہ رہا تھا ظاہر ہے کہ وہ صلیب سے زندہ اتار لئے گئے۔ پختہ عمر میں کلام نبوت کا ذکر ہے۔ تصویر میں عمر کی پختگی ظاہر ہے۔ حدیث میں ہے کہ کشفی نظارے میں میانہ قد دیکھا گیا۔ بال گھنگھریالے۔ عریض الصدر۔ یہ سب باتیں عکسی سراپا سے بڑی حد تک واضح ہیں۔

کفن اور یہودیت

کفن کی تحقیق سے نہ صرف صلیبی موت کا عقیدہ جس پر عیسائیت کا مدار ہے۔ ختم ہو جاتا ہے بلکہ یہودیت کا ستون بھی گر جاتا ہے۔ یہودیوں کا دعویٰ ہے کہ ہم نے مسیحؑ کو مار دیا اور مار بھی بروئے تورات لعنتی موت۔ جھوٹے نبی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ مارا جائے گا۔ اب کون آپ کو سچا مان سکتا ہے؟ کفن اس عقیدے کا ابطال کر رہا ہے۔ امریکہ کے ایک یہودی رپورٹر مسٹر سلیمان (SOLOMON) نے تحقیق کفن کے موضوع پر پروفیسر ہیوڈ ہرٹ (HIRT) کا انٹرویو لیا۔ جب اس پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ حضرت مسیحؑ کفن میں زندہ تھے۔ دل حرکت میں تھا۔ عروق بدن میں خون جاری تھا۔ بلڈ پریشر موجود تھا اور آپ نئی زندگی پا کر کفن سے نکل آئے تو عجیب بات ہے کہ اس نے قرآنی الفاظ کے مماثل یہ سوچنا شروع کیا

ہم یہودیوں نے منصوبہ بنایا کہ مسیح کو مار دیا جائے ہم سمجھتے تھے کہ ہم نے مار بھی دیا لیکن اب ثابت ہوا کہ ہم نے اسے مارا نہیں۔ نہ مار سکتے تھے۔ اس لئے حضرت مسیحؑ سچے نکلے اور یہودیت جھوٹی۔

اس نے اسی وقت اپنے دل میں (ہوائی جہاز میں دوران پرواز) یہودیت سے توبہ کرلی اس نے یہ بھی سوچا کہ

تصلیب مسیحؑ کا خوفناک نعرہ۔

یہودیوں کو یہ ملی کہ وہ انیس سو سال سے دربدر بھٹکتے رہے ہیں

یہ عجیب و غریب واقعہ کرٹ برنا نے اپنی کتاب "(INQIEST ON JESUS) میں بالتفصیل لکھا ہے اور بتایا ہے کہ کفن کے زندہ نقوش اور تازہ تحقیق سے، عیسائیت اور یہودیت دونوں متاثر ہوتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۹۸-۹۹)

اسکندریہ کے آثار سے لاطینی مکتوب کا انکشاف

۱۸۷۳ء میں سکندریہ کے ایک یونانی راہب خانہ سے ایک لاطینی مکتوب ملا۔ اس کا انگریزی ترجمہ ۱۸۸۰ء میں شائع ہوا جو کہ چرچ نے ضائع کروا دیا۔ ۱۹۰۷ء میں شکاگو سے یہ ترجمہ دوبارہ شائع کیا گیا۔ پھر ۱۹۱۹ء میں سہ بارہ شائع ہوا۔ اس مکتوب میں واشگاف الفاظ میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں ایسینی صوفیا کا ایک فرقہ تھا۔ وہ حضرت یحییٰ و مسیح علیہم السلام کا کفیل اور مربی تھا۔ اس سلسلہ میں آپ کو نبوت عطا ہوئی۔ ایسینی فرقہ حضرت مسیحؑ پر ایمان لے آیا۔

ان کی کوششوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب سے بچا لیا گیا۔ صلیب کے بعد اور ہجرت سے پہلے آپ اس فرقہ کی پناہ میں آگئے تھے۔ یہ مکتوب ایک ایسینی برادر طریقت نے یروشلم سے سکندریہ میں بھیجا۔ قرائن بتاتے ہیں کہ اصل خط یونانی میں تھا۔ بعد میں اس کا لاطینی ترجمہ ہوا۔ جو کہ سکندریہ کے آثار سے دستیاب ہو کر منظر عام پر آیا۔ امریکہ کی فری میسن سوسائٹی نے ۱۹۷۵ء میں اسے چوتھی بار شائع کیا۔ اس مکتوب کا مضمون یہ ہے کہ

"حضرت مسیح علیہ السلام گہری بیہوشی میں تھے کہ صلیب سے اتار لئے گئے۔ وہ صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے"

اشاعت چہارم کے لئے کتاب کا نام تجویز ہوا: "AN EYE WITNESS: JESUS DID NOT DIE ON THE CROSS".

مکتوب سکندریہ اور کفن

مکتوب سکندریہ کفن مسیحؑ کی تحقیق میں ممد ہے۔ کفن پر تحقیق کرنے والے سائنسدانوں نے متعدد نظریات پیش کئے کہ فوٹوگرافی کی ایجاد سے ۱۵۰۰ سال پہلے کفن پر NEGATIVE عکس کیسے آگیا؟

ان نظریات کے متعلق جان ڈارٹ (JOHN DART) نے کینیڈا کے اخبار "LEISURE" میں یہ لکھا ہے:۔

"Scientists here were at a lost to explain how the image got on the linen."

کہ سائنسدان ابھی تک اس امر کو ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں کہ پارچہ پر عکس کیسے منعکس ہو گیا۔

اس انٹرویو میں "ہولی شراؤڈ" کانفرنس میں شامل ہونے والے علماء و سائنسدانوں کی تحقیق کی یہ تعداد ہے گویا مئی ۱۹۷۸ء کی کانفرنس سے پہلے ہی انہوں نے اس باب میں اپنی ناکامی کا اعلان کر دیا ہے۔

سائنسدان کہتے ہیں کہ اگر تین چیزیں مہیا ہو جائیں تو تصویر کے بننے کا امکان ہے پہلی یہ کہ کپڑا "ایلوز یعنی مصبر" کے محلول میں بھگویا گیا ہو۔ اس سے فوٹوگرافی کی ایک خشک پلیٹ میں چادر کے تبدیل ہونے کا امکان ہے

دوسرا یہ کہ جس آدمی کو اس میں رکھا گیا ہے اس کے جسم سے یوریا غیر معمولی مقدار میں خارج ہو رہا ہو۔

تیسرے یہ کہ ایمونیا VAPOUR یعنی بخرات موجود ہوں۔

سائنسدانوں میں ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اس کفن میں حضرت مسیحؑ زندہ تھے اور بوجہ تعذیب آپ کے جسم سے یوریا بھی بڑی مقدار میں برابر خارج ہو رہا تھا۔ لیکن ایمونیا VAPOUR بخرات کہاں سے آگئے۔ اس کے متعلق مختلف تاویلات سے کام لیا جاتا ہے۔ ایمونیا کے بغیر لیبارٹری میں کوئی تصویر بن نہیں پائی بہت سے مردہ اجسام پر تجربے کئے گئے لیکن ناکام رہے۔ اگر ایمونیا شامل ہو تو تصویر دھندلی سی بن جاتی ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ مکتوب اسکندریہ میں اس عقدے کا حل موجود ہے لیکن علماء اس مکتوب کو پرکاہ کے برابر وقعت نہیں دیتے۔ مکتوب میں لکھا ہے کہ حضرت مسیحؑ موت کی غشی میں مبتلا تھے۔ جس غار میں رکھے گئے اس کو حکیم نقادیمس نے ایلوز اور دوسری طاقت ور جڑی بوٹیوں کا بخور دیا جس چادر میں رکھا گیا تھا اس پر بھی شفا بخش مرہم لگائی گئی تھیں سب سے بڑی بات یہ کہ زلزلہ آنے اور چٹانیں ترخنے کی وجہ سے بعض غاروں کے دہانے شعلے اور گیس اگلنے لگے۔ حکیم نقادیمس نے جب اس گیس کو محسوس کیا تو پکار اٹھا کہ یہ وہ گیس ہے جو کہ غشی کے مریضوں کیلئے بہت مفید ہے۔ حضرت مسیحؑ کے مغارہ میں بھی یہ گیس بھری ہوئی تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ ایمونیا گیس تھی جس نے دو کام کئے۔

ایک گہری بے ہوشی کے مریض کو ہوش و حواس عطا ہوئے۔ اور

دوسرے کفن کے اندر پسینے کے ساتھ گیس ملنے سے پسینہ اور ایمونیا کے ملے جلے بخرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہو گئے۔ فوٹو گرافی کی ساری کڑیاں قدرتی طور پر یکجا ہو گئیں اور ایک ایسا حقیقی عکس آگیا کہ تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

ٹورین میں ہونے والی کانفرنس میں یہ ساری کڑیاں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ سائنسدانوں کی تحقیق جس مرحلہ پر ختم ہوتی ہے مکتوب کا اشارہ وہاں سے کھلتا ہے اور ہماری تحقیق کا وہ نقطۂ آغاز ہے۔ اگر اس مکتوب کو ایک تاریخی دستاویز کا درجہ دے دیا جائے تو صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ مختلف Chemico-Phys-ical reactions کے نتیجہ میں فوٹو گرافی کی ایجاد سے سترہ سو سال پہلے ایک پارچے میں یروشلم کے مردِ مظلوم کی تصویر کس طرح نمایاں ہو گئی؟

جان والش (WALSH) نے اپنی کتاب "ہولی شراؤڈ" میں لکھا ہے کہ:۔
"سائنسدان ICNON کے نزدیک کفن میں تصویرِ مسیح کا راز ایلومینیا VAP-OUR اور ایلوز میں مضمر ہے۔ ایلوز کفن میں لگا ہوا تھا جسے ایلومینیا زلزلے نے مہیا کر دیا"

مکتوب سکندریہ کی مدد سے یہ مرحلہ بھی طے ہو گیا۔ اب اس مکتوب کی طرف توجہ دینا چاہیے اور اس کے اصل نسخہ کو جو ایک سازش کے تحت غائب کر دیا گیا کہیں سے ڈھونڈ نکالنا چاہیے۔

نغماتِ انجیل

۱۹۰۸ء میں ایک عظیم الشان انکشاف ہوا۔ نصیبین اور ایڈیسہ کے آثار سے ایک خزینہ برآمد ہوا۔ ابھی تک اس کی قدر و قیمت کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرنِ اول کے عیسائیوں کے پاس ایک نظموں کا مجموعہ تھا جنہیں وہ اپنی عبادت گاہوں اور مذہبی اجتماعات میں پڑھتے تھے۔ لیکن یہ نظمیں ڈیڑھ ہزار سال سے گم تھیں۔ ان کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں تھا۔ اتفاقاً ان نظموں کا ایک سریانی نسخہ ۱۹۰۸ء میں دستیاب ہو گیا۔ ان نظموں میں بیشتر ایسی ہیں جن میں حضرت مسیح علیہ السلام خود دنیا سے مخاطب ہیں۔ ان نظموں کا مضمون یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے موت کے منہ سے بچایا ہے۔ میری حالت مشابہ بہ موت ہو گئی تھی۔ لوگوں نے سمجھا کہ میں مر گیا ہوں دراصل میں زندہ تھا۔ اب میں غیر قوموں میں بنی اسرائیل کے اسباط کے پاس پہنچا ہوں۔ انہوں نے مجھے دنیا کی قید جگہوں میں قبول کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک "فردوسِ بریں" میں لا دیا ہے جو کہ زمین پر ہے۔ ان ۴۲ نظموں میں سے میں نے صرف دو نظموں کا انتخاب کیا ہے۔

غزل ۲۸ میں حضرت مسیح علیہ السلام دنیا سے یوں مخاطب ہیں:۔

"جیسے قمریاں اپنے گھونسلوں سے [illegible] ہیں ان کے نوزائیدہ بچوں کے اوپر ہوتے ہیں اور بچوں کی چونچیں ماں کی جانب اسی طرح روح القدس کے شہپر میرے دل کے اوپر ہیں

میرا دل مسرور ہے اور شادماں۔ جیسے بچہ اپنی ماں کے رحم میں آسودہ ہوتا ہے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ میں پورے طور پر اس کی حفاظت میں ہوں کیونکہ وہ جس پر میرا ایمان ہے بڑا وفادار ہے خدا تعالیٰ نے فزوں تر فزوں برکات سے مجھے نوازا اور مجھے بابرکت بنایا۔ میرا سر اس کے آستانہ پر ہے تلوار اور خنجر مجھے اس سے جدا نہیں کر سکتے۔

میں مصیبت کے آنے سے پیشتر اس کے لئے تیار ہوں۔ میں خدا تعالیٰ کے غیر فانی بازوؤں کے اوپر بٹھایا گیا ہوں۔ اور اس نے مجھے پیشین آمدہ نشان قبل از وقت دکھایا اور پینے کے لئے مجھے وہ پانی دیا جو زندگی کا مشروب ہے جس کی وجہ سے میرے اندر رمقِ جان اور روح ہے اور یہ مر نہیں سکتی کیونکہ یہ زندہ جاوید ہے جنہوں نے مجھے دیکھا وہ حیرت میں گم تھے۔ کیونکہ میں ایذا رسانی کا نشانہ بنایا گیا اور انہوں نے یہ فرض کر لیا تھا کہ موت مجھے نگل چکی ہے کیونکہ میں انہیں ایسا دکھائی دیا جیسے کوئی مردوں میں سے ایک ہو۔

مجھ پر جو ظلم و استبداد ہوا وہ میری نجات کا باعث بن گیا۔ میں ان کے نزدیک قابلِ نفرین تھا کیونکہ میں کمزور تھا۔ مجھ میں کوئی سکت باقی نہیں رہی تھی چونکہ میں ہر اس شخص سے نیکی سے پیش آتا تھا جس نے مجھ سے نفرت کی اس لئے انہوں نے پاگل کتوں کی طرح مجھے گھیر لیا۔ جو کہ ناسمجھی میں اپنے ہی مالکوں پر حملہ آور ہو جاتے ہیں ان کا خیال فاسد اور ان کی سمجھ الٹی تھی۔ میں اپنے دستِ راست میں ان کے لئے پانی اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے ان کی تلخی کو اپنی مٹھاس میں محو کر کے برداشت کیا اور میں ہلاک نہ ہوا کیونکہ نہ میں ان کا بھائی تھا اور نہ ہی میری پیدائش ان کی پیدائش کی طرح تھی۔

وہ میری موت کے خواہاں تھے لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ میں ان کی یادگار سے قدیم تر ہوں (یعنی تصور سے بالاتر) وہ بے سود مجھ پر حملہ آور ہوئے اور ان لوگوں پر جو بغیر کسی ذاتی غرض کے میرے پیچھے تھے انہوں نے اس شخص کی یادگار کو نیست و نابود کر دینا چاہا جو ان سے پہلے کا ہے (یعنی پرانے نوشتوں میں جس کی بابت کے لئے بشارات ہیں) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ، انسان قبل از وقت نہیں سمجھ سکتا۔ خدا کا دل سب دانائیوں پر فائق ہے۔ ہیلی لویاہ یعنی خداوند کی تمجید کرو۔"

الحمد للہ! رینڈل ہیریس نے تسلیم کیا ہے کہ شاعر نے یہ مضمون شاید یسوع کی زبان سے پیش کیا ہے۔

(The lost book of the BIBLE "ODS OF SOLOMAN" ODE NO:, 28. P137.)

حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کے ماننے والے بالآخر ایک جنتِ ارضی میں بسائے گئے۔ غزل ۲۰ ملاحظہ ہو۔ یہ غزل بھی زبانِ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ہے:۔

"میرا دل چیرا گیا۔ اس کا پھول ظاہر اور خوبصورتی اسی میں سے پھوٹ نکلی۔ اس نے اپنا پھل خداوند کے حضور پیش کر دیا اللہ تعالیٰ نے اپنے روح القدس کے ذریعہ میرے دل کو وا (انکشاف) کیا اور اپنی محبت کو اسی میں سے تلاش کر لیا اور مجھے اپنے پیار سے سرشار کر دیا اس کی طرف سے میرے وجود کا کھولے جانا گویا میری نجات کا ذریعہ بن گیا۔ میں اس کی راہ پر دوڑا، اس کی حفاظت میں۔ ہاں راہِ صداقت پر۔ شروع سے لے کر آخر تک میں نے بار بار اس کی معرفت کو حاصل کیا مضبوط چٹان (یا صدق کی چٹان) پر مجھے استحکام بخشا گیا۔ جہاں اس نے مجھے استوار کی خدا کے چشمہ کے ترنم؛ زندہ اور لازوال پانیوں نے کثرت سے میرے ہونٹوں کو چھوا میں نے نوش کیا اور تنومند ہو گیا۔

لیکن میری یہ مدہوشی خدا کی معرفت سے بیگانی نہ تھی۔ میں نے اپنی خودیوں اور انا کو ترک کیا اور خدائے عزوجل کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے مجھے اپنے انعامات سے مالا مال کر دیا۔ میں اسی جہالت سے کنارہ کش ہو گیا جو دنیا میں پھیل چکی تھی۔ اس بندش سے میں آزاد ہو گیا اور اسے اتار پھینکا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے پاس نئی زندگی بخشی۔ اپنے نور کی لپیٹ میں مجھے لے لیا اور عالمِ بالا سے مجھے لازوال اچھی قرار عطا کی اور میں اس زمین کی طرح ہو گیا جو شگوفوں کے کھلنے اور پھلوں کی کثرت سے مسرور ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ سورج کی طرح اس زمین پر درخشاں ہوا۔ اس نے میری آنکھوں کو نور بخشا۔ میرے چہرے پر شبنم افشانی ہوئی میرے ناک نے خدا تعالیٰ کی خوشگوار خوشبو کو سونگھا اور مجھے وہ اپنے فردوس میں لے گیا جہاں پر خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی بہتات ہے اور میں نے خدا کی عبادت اس کی عظمت کے پیشِ نظر کی۔ میں نے کہا اے خدا وہ لوگ کیسے ہی بابرکت ہیں جو تیری زمین میں بوئے گئے اور جن کو اگانے کے لئے تیرے فردوس میں جگہ ملی۔ وہاں وہ درختوں کے ثمرات سے پرورش پاتے ہیں۔ وہ تاریکی سے روشنی میں منتقل کئے گئے۔ ہاں تیرے تمام خدام کیا ہی خلیق ہیں۔ جو نیک اعمال بجا لاتے ہیں۔ تیری ذات سے خاص خوشنودی کو حاصل کرنے کے لئے برائی سے بہر طور مجتنب رہتے ہیں۔ جب سے وہ تیری زمین میں لگائے گئے ہیں،

انہوں نے درختوں کی کڑواہٹ کو دور کر دیا اور وہاں کی ہر چیز تیری ذات کا نشان بن گئی اور تیرے مہر و وفا کی لازوال یادگار۔ کیونکہ تیرے فردوس میں زیادہ وسعت ہے۔ کوئی چیز بے فائدہ نہیں۔ ہر چیز پھلوں سے لدی ہوئی ہے۔ اے خدا تو جو فردوس کی ابدی مسرت ہے تیری حمد ہو۔ ہیلی لویا" (خداوند تیری تمجید ہو۔ الحمد للہ)"

اس نظم میں الہامی کتابوں کے اسلوب کے مطابق جنتِ ارضی کو آسمانی فردوس کے نقشِ جمیل کے طور پر پیش کیا گیا۔ بعض فقرے استعارہ ہیں اور حقیقت بھی مثلاً یہ کہا:۔

"Lord renewed me in his raiment."

خدا نے اپنے جامہ میں مجھے نئی زندگی سے روشناس کیا۔ ایک خوبصورت استعارہ ہے اور ایک حقیقت بھی۔ اس میں اسی شفا بخش چادر کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے جس میں آپ کے سراپا کی زندہ تصویر مرتسم ہے۔ جو کہ مرہمِ عیسیٰ میں بھگوئی گئی تھی۔ جس کے اندر آپ کی زندگی کی تجدید ہوئی۔

اسی طرح مستحکم چٹان ایک استعارہ ہے غزل ۲۲ میں وضاحت ہے کہ یہ چٹان خدا کی بادشاہت کی بنیاد ہے۔ مقدسین کے ٹھکانے کی جگہ ایک سطح مرتفع جہاں حضرت مسیح اور ان کی امت کو پناہ دی گئی۔ گویا اس میں وَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ کا حسین منظر پیش کیا گیا ہے

قرآن حکیم میں ہے کہ مسیح کی حالت مشابہ بہ موت ہو گئی تھی۔ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دشمن اشرار سے بچا کر رفع و منزلت سے نوازا۔ ایک اونچے ٹیلے پر پناہ دی۔ اس قرار والی جگہ پر چشمے بہتے جاری تھے جہاں غزلوں کا ایک ایک لفظ اس کی تائید کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریہ احباب

میرے بھائی جان سردار رحمت اللہ قادیانی ابن حضرت ڈاکٹر فیض علی صاحب ؓ ۵ر دسمبر ۱۹۷۷ء بروز سوموار ربوہ سے احمد نگر جاتے ہوئے ٹرک کے حادثہ میں سخت زخمی ہو گئے اور اُسی دن سات بجے شام چوٹوں کی تاب نہ لاتے ہوئے فیصل آباد سول ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر ۶۹ سال تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۶ر دسمبر کو مولانا عبدالمالک خان صاحب نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین

آپ متعدد خوبیوں سے متصف تھے۔ خدمتِ خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور اسی جذبہ کی تکمیل میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ قیامِ ربوہ کے دوران آپ نے فضل عمر ریسرچ میں بہت محنت سے کام کیا۔ آپ کی یادگار تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں

ابھی یہ صدمہ تازہ ہی تھا کہ میرے تیسرے بھائی سردار عبدالرحمٰن آف ماڈل ٹاؤن لاہور بولنگ بروگ ہاسپٹل لنڈن میں ۲۳ر دسمبر ۱۹۷۷ء بروز جمعہ صبح سات بجے حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ۶۵ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۲۰ر نومبر ۱۹۷۷ء کو پاکستان سے بغرض علاج اپنے بچوں کے پاس لنڈن گئے تھے۔ آپ کا تابوت ۳۰ر دسمبر بروز جمعہ لنڈن سے لاہور اور پھر ربوہ پہنچا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد دعا مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے کروائی۔

بھائی جان نہایت خوش الحان اور رونقِ محفل شخصیت کے حامل تھے۔ حلقۂ احباب بہت وسیع تھا۔ چھوٹی عمر میں ہی حضرت مولوی شیر علی صاحب ؓ کی خواہش پر قادیان میں منارۃ المسیح پر اذانیں دیا کرتے تھے خاص کر نماز جمعہ سے قبل۔

اس دوہرے صدمہ میں ہمارے عزیز و اقارب، خواتین مبارکہ اور حلقۂ احباب نے تاروں، خطوط اور خود تشریف لا کر ہماری دلجوئی فرمائی ہے۔ میں اپنی اور اپنے بھائیوں بہن اور مرحومین کے بچوں کی طرف سے سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر دے اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

غمزدہ حمیدہ صابرہ
دختر ڈاکٹر فیض علی صابرؓ۔ الفیض۔ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ

دعائے نعم البدل

خاکسار کی بیٹی ثریا بیگم زوجہ ادریس احمد ایر فورس کو اللہ تعالیٰ نے عرصہ دراز کے بعد پہلا بچہ مرحمت فرمایا تھا جو جلسہ سالانہ کے چند دن بعد ۴ ماہ کی عمر میں ہی ہم سب کو داغ مفارقت دے کر مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے زخمی دلوں پر اپنے فضل و کرم کی مرہم کا پھاہا رکھے اور ہمیں بہترین نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ (سکینہ بی بی زوجہ عبدالجبار بٹ۔ قلعہ کالر والا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

واقعہ صلیب اور جدید تحقیقات (بقیہ صفحہ ۴)

ان نظموں میں یہ بھی لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کا پہلا گھر "البیت العتیق" ہے۔ اس کے بعد جو گھر بنے ان کی عظمت وہ نہیں جو پہلے گھر کی ہے۔ لوگوں نے غلطی یہ کی کہ پہلے گھر کی عظمت و حرمت دوسرے گھروں کو دیدی۔ مزید برآں ان نظموں میں لوحِ محفوظ سے نازل ہونے والی ایک کتاب کے اُترنے کی پیشگوئی ہے "جس کا ہر ہر لفظ خدا تعالیٰ کی انگلی نے لکھا"۔ یہ نظمیں بجا طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کی انجیل ہیں۔ علماء کے نزدیک ان کا درجہ انجیل یوحنا کے مساوی ہے۔ فی الجملہ آج ہمارے ہاتھ میں ایک عظیم خزانہ ہے جس میں انجیل کا سرمایہ اور کسرِ صلیب کا پورا سامان موجود ہے۔ نصیبین و ایڈیسہ کے انہی آثار کے پیشِ نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک چار رکنی مشن ترتیب دیا جو کہ بعض موانع کی وجہ سے جا نہیں سکا۔ حضور ؑ نے "الاشتہار الانصار" میں ذکر کیا ہے کہ وہاں ضرور ایسے نوشتے ہوں گے۔ یہ نوشتے بعد ازاں نصاریٰ نے خود برآمد کر لئے ٭

دعائے مغفرت

۱۔ جماعت احمدیہ چک ۱۲۱ ج۔ب حسن پور ضلع فیصل آباد کے ایک ابتدائی بزرگ چوہدری مختار احمد صاحب ایک سال کی طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سلسلہ کے کاموں میں اخلاص سے حصہ لیتے تھے۔ وجیہہ، بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ دیہی معاملات کو سلجھانے میں خاص ملکہ رکھتے تھے۔ جماعت مقامی کے سیکرٹری امور عامہ اور زعیم انصار اللہ رہے۔ وفات کے وقت سیکرٹری رشتہ ناطہ تھے۔ آپ کی وفات سے مقامی جماعت ایک بزرگ و مخلص رُکن سے محروم ہو گئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کی اولاد کو ان کی تقلید کی توفیق عطا فرمائے۔ (عبدالسمیع عزیزی الحسنی صدر جماعت احمدیہ حسن پور ج۔ب ۱۲۱)

۲۔ میری خالہ جان محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ ۵ر جنوری ۱۹۷۸ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک دیندار، متقی اور پارسا احمدی خاتون تھیں۔ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص اور بلند درجات سے نوازے۔

(نسیم اختر مصری شاہ۔ لاہور)

۳۔ ہمارے نہایت ہی مخلص بھائی کیپٹن ایوب احمد ظہیر صاحب کی اہلیہ محترمہ عصمت نسرین صاحبہ بنت عبدالرشید صاحب شیدا کراچی مورخہ ۵ر جنوری ۱۹۷۸ء کو رحلت فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے دو بچیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں جن کی عمر ۵ دن اور ۱½ سال ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ دے، پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور معصوم بچیوں کو اپنے فضل سے رکھے اور خود ان کا نگہبان ہو۔ (مبشر احمد گوندل۔ قائد خدام الاحمدیہ ضلع جیکب آباد)

۴۔ خاکسار کی پھوپھی زاد بہن سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد شریف صاحب آف سیکھواں ضلع گورداسپور حال تر گڑی ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۳/۱/۷۸ بروز جمعۃ المبارک رات بارہ بجے وفات پا گئیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

نیز مکرم میاں احمد الدین صاحب ڈھلوں مورخہ ۲/۱/۷۸ کو وفات پا گئے ہیں احباب کرام ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ تر گڑی ضلع گوجرانوالہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ عطیۃ المنان قریباً ایک ماہ سے کالی کھانسی، مانزلہ زکام، بخار اور نمونیہ کی وجہ سے سخت بیمار ہے نیز ناچیز کے تینوں لڑکے بھی کالی کھانسی کی وجہ سے شدید بیمار رہے اور ان کی والدہ بھی جسم میں دردوں کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں اور بیوی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر میری پریشانیوں کو دُور فرمائے۔ آمین

(ملک بشیر احمد اعوان انسپکٹر مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

۲۔ خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دُور فرمائے اور مجھے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(منور احمد طاہر چک ۳۳۳ ج ب دھیرو کے۔ گوجرہ)

۳۔ خاکسار کافی عرصہ سے آنکھوں کی مرض (ککرے) میں مبتلا ہے۔ پہلے سے افاقہ ہے کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت دعا فرمائیں۔

(شریف احمد اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سمندری ضلع فیصل آباد)

۴۔ میرے چچا (خسر) مکرم ملک محمد نذیر صاحب پیٹ میں پانی پڑنے اور یرقان کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (محمود احمد سعید دارالصدر جنوبی ربوہ)

۵۔ میری اہلیہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ بی۔اے اور میرا لڑکا سعید الحسن کچھ دنوں سے علیل ہیں۔ عزیز کو نمونیہ کی تکلیف ہے۔ میں ہر دو کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔ (اقبال احمد ایڈووکیٹ۔ راجن پور۔ نائب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ غانا کی ۵۲ ویں سالانہ کانفرنس

ملک کے طول و عرض سے پندرہ ہزار سے زائد احباب شریک ہوئے

احباب نے اس موقع پر ایک لاکھ سیڈیز بطور چندہ پیش کیا

جماعت ہائے احمدیہ غانا مغربی افریقہ کی ۵۲ ویں سالانہ کانفرنس اپنی شاندار روایات کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ اس کانفرنس میں ملک کے طول و عرض سے پندرہ ہزار سے زائد احباب شامل ہوئے۔ ممالک بیرون سے امریکہ اور نائیجیریا کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ بہت سے غیر از جماعت دوست بھی جلسہ کی کارروائی سننے کے لئے تشریف لاتے رہے۔

مقررین نے مختلف موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقاریر کے دوران فضا اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد، احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی اور احباب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہے۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجد کا بھی انتظام تھا اور صبح کی نماز کے بعد درس بھی باقاعدگی سے دیا گیا۔

حکومتِ غانا کے صدر اور کمشنر نے اپنی تقاریر میں جماعت کی اخلاقی، روحانی اور سماجی مساعی کو جو وہ ملک کے لئے کر رہے ہیں بہت سراہا۔

کانفرنس میں ایک لاکھ سیڈی (پچاس ہزار پونڈ) سے زائد چندہ جمع ہوا جو گذشتہ سال کی نسبت دُگنا تھا، الحمد للہ

(تفصیلی رپورٹ بعد میں شائع کی جائے گی، انشاء اللہ)

زعماء کرام انصاراللہ کی خدمت میں

خدا تعالیٰ کے فضل سے انصاراللہ کا نیا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نئے سال میں پہلے سے زیادہ برکتوں سے نوازے۔ آمین

یکم دسمبر ۱۹۷۷ء کو تمام مجالس انصاراللہ کی خدمت میں بجٹ فارم برائے تیاری بجٹ ۱۹۷۸ء مرکز سے روانہ کئے گئے تھے اور ان کے ساتھ ہی ایک چٹھی کے ذریعہ درخواست کی گئی تھی کہ جلسہ سالانہ پر یہ فارم مکمل کر کے دفتر میں دیئے جائیں لیکن بہت کم مجالس کی طرف سے ایسا ہوا ہے۔ لہذا باقی تمام مجالس کے زعماء کرام سے گزارش ہے کہ ۱۹۷۸ء کا بجٹ صحیح تشخیص کے ساتھ ماہ جنوری کے اختتام تک بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

۲۰ جنوری بروز جمعہ عزیزم بشارت احمد پرویز عرف ننھا ابن مکرم سعادت علی صاحب سائیکل ساز گولبازار ربوہ موٹر سائیکل پر چنیوٹ جاتے ہوئے ایک حادثہ میں وفات پاگیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عمر ایک ماہ کم سترہ سال تھی۔

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد نماز مغرب مسجد مہدی سے ملحقہ میدان میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے۔ قبرستان ۱/۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ ابھی پچھلے مہینہ ہی مرحوم کے نانا سردار رحمت اللہ صاحب بھی ایک حادثہ میں ہی وفات پا گئے تھے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور والدین اور دیگر عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(محمد عمر بشیر احمد آف ڈھاکہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں! تمام مجالس اطفال الاحمدیہ سال ۱۹۷۷-۷۸ء کی سہ ماہی اوّل کا مثالی وقارِ عمل ۲۷ر جنوری ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک منا کر اس کی مکمل رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری وقارِ عمل اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قطرہ قطرہ مے شود دریا

گذشتہ سال دفتر ہذا کے ایک کارکن نے رضاکارانہ طور پر ربوہ کے دکاندار اصحاب سے تعمیر مساجد کے لئے ہفتہ وار دس دس پیسے جمع کرکے داخل خزانہ کروانے شروع کر دئے تو سال بھر میں بفضلِ خدا تعالیٰ ۷,۳۵۳ روپے ۶ پیسے جمع ہو گئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ رضاکارانہ طور پر کام کرنے والے کارکن اور چندہ دینے والے احباب کو حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

دیگر جماعتوں میں بھی اگر سیکرٹری تحریکِ جدید احباب جماعت کو ہفتہ وار باقاعدگی سے مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے رہیں تو ان کی مساعی انشاء اللہ تعالیٰ خیر و برکت سے معمور ہوں گی۔ قطرہ قطرہ مے شود دریا۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید۔ ربوہ)

اِعلان دار القضاء

مکرم شیخ عبدالمجید صاحب ۲۱/پ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے چچا محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری وفات پاچکے ہیں میرے علاوہ مرحوم کی وارثہ الٰہی نور صاحبہ بیوہ مرحوم بھی ہیں۔ ہمارے علاوہ اَور کوئی جائز وارث نہیں ہے۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۳/۱۷۲ تحریکِ جدید میں اِس وقت مبلغ ۱۳۱۵ روپے ۲ پیسے موجود ہیں۔

استدعا ہے کہ رقم مذکور ہم دونوں وارثین کو بحصص شرعیہ ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں اگر کسی وارث وغیرہ کو اِس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

کرایہ کیلئے خالی ہے

ایک باموقع جگہ۔ پہلی منزل۔ رقبہ قریباً ایک ہزار مربع فٹ۔ کرایہ اڑھائی ہزار روپیہ ماہوار۔

خواہشمند پتہ ذیل پر رابطہ قائم کریں

فوٹو سنٹر

۵۳/۷ حیدر روڈ۔ راولپنڈی صدر

فون نمبر ۶۴۱۶۳

اِعلانِ نکاح

۱۸ر جنوری ۱۹۷۸ء کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت مسجد مبارک ربوہ میں عزیزہ مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت محترم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ امریکہ (سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ) کے نکاح کا ہمراہ مکرم محمد عمر دراز صاحب تنویر گوندل ابن محترم محمد نواز صاحب گوندل مرحوم پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر اعلان فرمایا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

رنگین تصاویر

اور

فوٹوگرافی کے سامان کے لئے

فوٹو سنٹر

۵۳/۷ حیدر روڈ۔ راولپنڈی صدر

فون نمبر ۶۴۱۶۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴